ہفتہ وار رسالہ: 311
WEEKLY BOOKLET: 311

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط بنام

جمعہ کے فضائل

صفحات 25

- پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ 07
- جمعہ تا جمعہ گناہوں کی معافی 11
- جمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب 17
- خطبے کے 7 مدنی پھول 23

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”فیضانِ نماز“ صفحہ 115 تا 136 سے لیا گیا ہے

جُمعہ کے فضائل

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 25 صفحات کا رسالہ ”جمعہ کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے اُسے جمعہ کے مبارک دن کے صدقے اپنی رحمتوں سے مالامال فرما اور اس کی بے حساب مغفِرت کر۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

جمعہ کو درود شریف پڑھنے کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار درودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22353)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے ہمیں جُمُعَۃُ المبارک کی نِعمت سے سَرفَراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقَدرے جمعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جمعہ یومِ عید ہے، جمعہ سَیِّدُ الْاَیّام یعنی سب دنوں کا سردار ہے، جمعہ کے روز جہنّم کی آگ نہیں سلگائی جاتی، جمعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کُھلتے، جمعہ کو بروزِ قِیامت دُولھن کی طرح اُٹھایا جائے گا، جمعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قَبْر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کے مطابق، جمعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستَّر (70) حج کے برابر ہے، جمعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر (70) گنا ہے۔

www.dawateislami.net

(چونکہ جمعہ کا شرف بہت زیادہ ہے لہٰذا) جمعہ کے روز گناہ کا عذاب بھی ستَّر (70) گنا ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، 2/323-325-336 ملخصاً)

جمعۃُ المبارک کے فضائل کے تو کیا کہنے! اللہ کریم نے جمعہ کے مُتعلِّق ایک پوری سورت "سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ" نازِل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم کے 28ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ ربُّ العِزّت سُوْرَۃُ الجمعہ کی آیت نمبر 9 میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹
(پ28، الجمعۃ:9)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نَماز کی اذان ہو جُمعہ کے دن تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑدو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پہلا جُمعہ کب ادا فرمایا؟

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السّلام جب ہجرت کر کے مدینۂ طیِّبہ تشریف لائے تو 12 ربیعُ الاوّل (622ء) روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں اِقامت فرمائی (یعنی ٹھہرے)۔ دوشنبہ (یعنی پیر شریف) سہ شنبہ (یعنی منگل) چہار شنبہ (یعنی بدھ) پنجشنبہ (یعنی جمعرات) یہاں قِیام فرمایا اور مسجِد کی بنیاد رکھی۔ روزِ جُمعہ مدینۂ طیِّبہ کا عَزْم (یعنی سفر) فرمایا۔ بنی سالم ابنِ عوف کے بطنِ وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔ (خزائنُ العِرفان، ص 884)

اَلحمدُ لِلّٰہ! آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجدِ جمعہ قائم ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے

www.dawateislami.net

اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔

جُمعہ کے معنٰی

حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ آدم علیہ السّلام کی مِٹّی اسی دن جَمْع ہوئی نیز اس دن میں لوگ جَمْع ہو کر نمازِ جمعہ ادا کرتے ہیں، ان وُجوہ (Reasons) سے اِسے جمعہ کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے عَرُوبہ کہتے تھے۔

(مراٰۃ المناجیح، 2/317 ملخصاً)

سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تقریباً 500 جُمعے پڑھے

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تقریباً پانچ سو (500) جُمعے پڑھے ہیں، اِس لئے کہ جمعہ بعدِ ہجرت شروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہِری زندَگی شریف رہی اس عرصے میں جُمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/346۔ لمعات التنقیح، 4/190، تحت الحدیث:1415)

تین جمعے سُستی سے چھوڑے اُس کے دل پر مُہر

اللہ کے مَحْبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص تین جُمعہ (کی نماز) سُستی کے سبب چھوڑے اللہ پاک اس کے دل پر مُہر کردے گا۔“

(ترمذی، 2/38، حدیث:500)

جمعہ فرضِ عین (یعنی جس کا ادا کرنا عاقل و بالغ مسلمان مرد پر ضروری) ہے اور اس کی فرضیت ظُہر سے زیادہ مُؤکَّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اِس کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافِر ہے۔

(در مختار، 3/5، بہار شریعت، 1/762، حصہ:4)

www.dawateislami.net

امامت کا مصلّٰی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازِ جمعہ کیلئے کافی پہلے پُہُنچ جانے، پہلی صَف پانے اور تکبیرِ اُولیٰ کا ثواب کمانے کا ذہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے دینی ماحول کو اپنائے رہئے، آیئے! ”مَدَنی بہار“ سنئے: پھالیہ (پنجاب) کے قریبی علاقے میں رہنے والے نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے ڈرامے اور فحش فلمیں دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے عادی تھے، ان کی کمر میں درد رہنے لگا تو اس کا گناہوں بھرا علاج انہوں نے شراب نوشی میں ڈھونڈا۔ نمازیں پڑھنا تو ایک طرف انہیں نماز پڑھنے کا دُرُست طریقہ تک معلوم نہیں تھا، لیکن اِن کا ضمیر انہیں مَلامَت کرتا رہتا کہ مسلمان ہو کر مجھے نماز پڑھنا نہیں آتی۔ ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مُبَلِّغ ان کی ورکشاپ میں کام کرنے کے لئے ملازم ہوئے تو انہیں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا عمامہ، داڑھی اور سنت پر عمل کرنا بہت پسند آیا کہ یہ نوجوان عام لوگوں سے کتنا مختلف ہے! اسلامی بھائی کی صحبت رنگ لانے لگی اور وہ ان کو بھی ترغیب دے کر نماز کے لئے مسجد میں لے جاتے۔ رمضان کا مہینا آیا تو مبلغِ دعوتِ اسلامی کی ترغیب پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کیا، گناہوں سے تائب ہوئے اور عید کے موقع پر تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا۔ اعتکاف میں وہ دعوتِ اسلامی کے رنگ میں رنگ گئے پھر 41 دن مَدَنی قافلہ کورس بھی کیا، بعد میں ذہن بنا تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا، بالآخر امامت کورس کرنے کے بعد ایک مسجد میں امامت کی۔ ان کے وسیلے سے دعوتِ اسلامی کی بَرَکتیں اہلِ خانہ کو بھی ملیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں دینی ماحول بن گیا۔

اِن شاءَ اللہ بھائی سُدھر جاؤ گے، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

www.dawateislami.net

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
(وسائلِ بخشش، ص644)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جُمعہ کے عمامہ کی فضیلت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے: ”بے شک اللہ پاک اور اس کے فِرِشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔“(مجمع الزوائد، 2/394، حدیث:3075)

اللہ پاک اور فرشتوں کے دُرُود بھیجنے کے معنٰی

اے عاشقانِ نماز! بیان کردہ حدیثِ پاک میں اللہ پاک اور اس کے فِرِشتوں کا جُمعہ کے دن عمامہ شریف باندھنے والوں پر درود بھیجنے کا ذِکر ہے یاد رہے اس سے معروف دُرود مراد نہیں بلکہ اللہ پاک کا اپنے بندوں پر دُرُود بھیجنے کا مطلب ہے رَحمت نازل فرمانا اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا مطلب ہے اِستِغفار کرنا(یعنی مغفِرت طَلَب کرنا)۔
(فتح الباری، 12/131)

ایک جُمعہ 70 جمعوں کے برابر

حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔
(جامع صغیر، ص314، حدیث:5101 مختصراً)

شِفا داخِل ہوتی ہے

حضرت عبدُ اللہ اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ پاک اُس سے بیماری نکال کر شفا داخل کر دیتا ہے۔“(قوتُ القلوب، 1/119)

دس دن تک بلاؤں سے حِفاظت

حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں ہے: جو جُمعہ

www.dawateislami.net

کے روز ناخن ترشوائے (یعنی کٹوائے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخن ترشوائے (یعنی کٹوائے) تو رحمت آئے گی گناہ جائیں گے۔

(بہارِ شریعت،3/226، حصہ:16- درمختار وردالمحتار،9/668تا669)

رِزق میں تنگی کا ایک سبب

حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جُمعہ کے دِن ناخن تَرَشوانا مُستَحَب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا اِنتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیِ رِزق کا سَبَب ہے۔ (بہارِ شریعت،3/225، حصہ:16)

فِرِشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

مصطفٰے جانِ رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے: "جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے دروازے پر فِرِشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ پاک کی راہ میں ایک اُونٹ صَدَقہ (یعنی خیرات) کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صَدَقہ کرے، پھر اُس کی مثل ہے جو مرغی صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو اَنڈا صَدَقہ کرے اور جب امام (خطبے کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ (یعنی فرشتے) اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آکر خطبہ سنتے ہیں۔"

(بخاری،1/319، حدیث:929)

شَرحِ حدیث

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض علمانے فرمایا کہ ملائکہ جمعہ کی

www.dawateislami.net

طلوعِ فجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے (یعنی سورج نکلنے) سے، مگر حق یہ ہے کہ سُورج ڈھلنے (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وقت سے وقتِ جمعہ شروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ وہ فرشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سو(100) آدمی ایک ساتھ مسجِد میں آئیں تو وہ سب اَوّل (یعنی پہلے آنے والے)ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،2/335)

پہلی صَدی میں جُمعہ کا جذبہ

حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پہلی صَدی میں سحری کے وقت اور فجر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے، وہ چَراغ لیے ہوئے (نمازِ جمعہ کیلئے) جامِع مسجِد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، یہاں تک کہ نمازِ جمعہ کیلئے جلدی جانے کا سِلسِلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بِدعت ظاہر ہوئی وہ جامِع مسجِد کی طرف جلدی جانا چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صبح سَویرے جاتے ہیں۔ نیز دنیا کی کمائی چاہنے والے خرید و فروخت اور دُنیوی نَفع حاصِل کرنے کیلئے سَویرے سَویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!(احیاء العلوم،1/ 246)

غریبوں کا حج

صحابی اِبنِ صحابی حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنِ یعنی ”جمعہ کی نماز مساکین کا حج

www.dawateislami.net

ہے۔“ اور دوسری روایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ یعنی ”جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔“ (جمع الجوامع، 4/84، حدیث:11108تا11109)

جُمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے

اللہ پاک کے آخری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بِلاشُبہ تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عُمرہ موجود ہے، لہٰذا جمعہ کی نماز کیلئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے اِنتظار کرنا عُمرہ ہے۔“
(سُنَن الکبریٰ للبیہقی، 3/342، حدیث:5950)

حج و عُمرہ کا ثواب

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نمازِ جمعہ کے بعد) عصر کی نماز پڑھنے تک مسجد ہی میں رہے اور اگر نمازِ مغرب تک ٹھہرے تو اَفْضل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجِد میں (جمعہ ادا کرنے کے بعد وَہیں رک کر) نمازِ عصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وَہیں رُک کر) مغرب کی نماز پڑھی اس کے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (احیاء العلوم، 1/249) جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو ”جامع مسجد“ بولتے ہیں۔

سب دنوں کا سردار

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جمعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ پاک کے نزدیک عیدُ الاَضحیٰ اور عیدُ الفطر سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصوصیتیں ہیں: ﴿1﴾ اللہ پاک نے اسی میں آدم (علیہ السّلام) کو پیدا کیا اور ﴿2﴾ اسی میں زمین پر اُنہیں

www.dawateislami.net

اُتارا اور ﴿3﴾ اسی میں اُنہیں وفات دی اور ﴿4﴾ اِس میں ایک ساعَت (یعنی گھڑی) ایسی ہے کہ بندہ اُس وَقت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور ﴿5﴾ اِسی دن میں قیامت قائم ہو گی۔ کوئی مُقرَّب فرشتہ و آسمان و زمین اور ہَوا و پہاڑ اور دَرْیا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔" (اِبن ماجہ، 2/8، حدیث:1084)

جانوروں کا خوفِ قِیامت

ایک اور رِوایت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صُبْح کے وَقت آفتاب نکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سِوائے آدَمی اور جن کے۔ (موطا امام مالک، 1/115، حدیث:246)

دُعا قَبول ہوتی ہے

سرکارِ مکّۂ مکرَّمہ، سردارِ مدینۂ مُنوَّرہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اس وقت اللہ پاک سے کچھ مانگے تو اللہ پاک اس کو ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔ (مسلم، ص424، حدیث:852)

عَصر و مغرِب کے درمِیان ڈھونڈو

حضور پر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "جمعہ کے دن جس ساعَت (یعنی گھڑی) کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔"
(ترمذی، 2/30، حدیث:489)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قبولیتِ دُعا کی ساعَتوں (یعنی

www.dawateislami.net

گھڑیوں، وقتوں) کے بارے میں دو قَول قَوِی (یعنی مضبوط) ہیں: ﴿1﴾ امام کے خطبے کیلئے بیٹھنے سے ختمِ نماز تک ﴿2﴾ جمعہ کی پچھلی (یعنی آخری) ساعَت۔ (بہارِ شریعت، 1/754، حصہ:4)

حکایت

حضرت فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ عنہا اُس وقت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضّہ رضی اللہ عنہا کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اُٹھاتیں۔ (مراۃ المناجیح، 2/320) بہتر یہ ہے کہ اِس ساعت میں (کوئی) جامِع دُعا مانگے جیسے یہ قرآنی دُعا: ﴿رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾﴾ (پ2، البقرۃ: 201) (ترجَمۂ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا)۔ (مراۃ المناجیح، 2/325) دُعا کی نیت سے دُرود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُودِ پاک بھی عظیمُ الشان دُعا ہے۔

ہر جُمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس (24) گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ پاک جہنّم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنّم واجب ہو گیا تھا۔ (مسند ابو یعلیٰ، 3/235، 291، حدیث: 3421، 3471)

عذابِ قَبْر سے مَحفوظ

تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شَب) مرے گا عذابِ قَبْر سے بچا لیا جائے گا اور قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مُہر ہو گی۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/181، حدیث: 3629)

www.dawateislami.net

جُمعہ تا جُمعہ گناہوں کی مُعافی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی نشان ہے: جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طَہارَت (یعنی پاکیزگی) کی اِستطاعت (یعنی طاقت) ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چُپ رہے، اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائے گی۔

(بخاری، 1/306، حدیث: 883)

تذکرۂ حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) حضورِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عَظَمت والے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ ہیں۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی مَحبَّت کا اِظْہار اس فرمانِ عالی شان سے کرتے ہیں کہ ”جو مجھ سے مَحبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صَحابہ سے مَحبَّت کرے۔“ (تفسیر قرطبی، 6/203) آپ کی کُنیت ابو عبدُ اللہ ہے۔ آپ حضورِ اَنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آزاد کردہ ہیں، آپ فارسیُ النسل ہیں، فارِس کے شہر اَصفہان کے علاقے کے رہنے والے تھے، تلاشِ دین میں دیس چھوڑ کر پَرْدیسی بنے، پہلے عیسائی بنے ان کی کتابیں پڑھیں، بہت مصیبتیں جھیلیں حتّٰی کہ انہیں بعض عربیوں نے غلام بنالیا اور یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا، ان کے آقا نے انہیں مُکاتَب کر دیا۔ حضورِ اَنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کا ”مالِ کتابت“ (یعنی آزادی کیلئے طے شدہ مال) ادا کر کے آزاد کر دیا، آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہنچے حتّٰی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تک

پہنچ گئے۔(مراٰۃ المناجیح،8/33)''مُکاتَب'' اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہدہ کیا ہوا ہو۔(جوہرہ نیرہ،ص142 ملخصاً)

آزادی کے بعد تمام غزْوات میں شرکت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے غَزْوَۂ بدر و اُحد میں حصہ نہ لے سکے، پھر تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اُوقِیہ چاندی کے بدلے آزاد ہوئے اور ایک سَرفروش مُجاہِد کی طرح بعد میں آنے والے تمام غَزْوات میں حصہ لیا۔(تاریخ ابن عساکر، 21/388-389 ملخصاً) غَزْوَۂ خَنْدَق میں خَنْدَق کھودنے کا مشورہ بھی آپ ہی کا تھا۔(طبقات ابن سعد،2/51)

سیِّدُنا سلمان کی شان

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ کو والہانہ مَحبَّت تھی، اپنے وقت کا زیادہ تر حصہ دربارِ رسالت میں گزارتے اور فیضانِ مصطفٰے سے مالا مال ہوتے، اِس کے بدلے میں بارگاہِ رسالت سے سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنی سلمان ہمارے اَہلِ بیت سے ہیں۔(مسند بزار،13/140،حدیث:6534) جیسی خُوش خبری سُننے کی سعادت پائی، ایک اور مقام پر اس عظیم بشارت سے سَرفراز ہوئے کہ ''جنَّت سلمان فارسی کی مشتاق (یعنی آرزو مَنْد) ہے۔''(ترمذی،5/438،حدیث:3822)

سادگی کی انوکھی حکایت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وفاتِ ظاہری کے بعد سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ نے ایک عَرصہ تک مدینہ شریف میں قِیام فرمایا پھر عَہدِ فاروقی میں ''عِراق'' میں رہائش اختیار کرلی۔کچھ عرصے بعد حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے آپ کو ''مدائن'' کا گورنر مُقرَّر

www.dawateislami.net

کر دیا۔ گورنر کے اَہَم اور بڑے عُہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ نے بڑی سادہ زندگی گزاری، ایک دن "مَدائِن" کے بازار میں جارہے تھے کہ ایک ناوَاقِف شخص نے آپ کو مَزدور سمجھ کر اپنا سامان اُٹھانے کے لئے کہا، آپ چُپ چاپ سامان اُٹھا کر اس کے پیچھے چلنے لگے۔ لوگوں نے دیکھا تو کہا: اے صحابیِ رسول! آپ نے یہ بوجھ کیوں اُٹھا رکھا ہے؟ لایئے! ہم اِسے اُٹھا لیتے ہیں۔ سامان کا مالک ہکا بکا رہ گیا، پھر نہایت شَرم سار ہو کر آپ سے مُعافی مانگی اور سامان اُتروانا چاہا لیکن آپ نے فرمایا: میں نے تمہارا سامان اُٹھانے کی نیّت کی تھی، اب اِسے تمہارے گھر تک پہنچا کر ہی دَم لوں گا۔ (طبقات ابن سعد، 4/66)

پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرمادیتے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنا خوب پسند کرتے تھے چنانچہ بطورِ تنخواہ چار یا پانچ ہزار دِرْہم ملتے لیکن پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرمادیتے اور خود کھجور کے پتّوں سے ٹوکریاں بنا کر چند دِرْہَم کماتے اور اسی پر اپنا گُزر بَسر کرتے تھے۔
(طبقات ابن سعد، 4/65)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ہمیں عزّت عِنایت ہو کبھی بھی خوار مَت کرنا   خدا! سلمان کا صدقہ، ہماری مغفِرت کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

200 سال کی عبادت کا ثواب

اپنی اُمت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا

www.dawateislami.net

تو ہر قَدَم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(معجم کبیر،18/139، حدیث:296)اور دوسری روایت میں ہے:ہر قدم پر بیس سال کا عَمَل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عَمَل کا اَجْر ملتا ہے۔(معجم اوسط،2/314، حدیث:3397)

مرحوم والِدَین کو ہر جُمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

غمزدوں کے غم دور کرنے والے خوش اَخلاق آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو اللہ پاک کے حُضُور اَعْمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابِش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے ، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گناہوں سے رَنج نہ پہنچاؤ۔(نوادر الاصول،2/260)

جمعہ کے پانچ خُصُوصی اعمال

حضرت ابو سعید رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:پانچ چیزیں جو ایک دِن میں کرے گا اللہ پاک اُس کو جنّتی لکھ دے گا ﴿1﴾ جو مریض کی عِیادت کو جائے ﴿2﴾ نمازِ جنازہ میں حاضر ہو ﴿3﴾ روزہ رکھے ﴿4﴾ (نمازِ) جمعہ کو جائے اور ﴿5﴾ غلام آزاد کرے۔(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان،4/191، حدیث:2760)

جنّت واجب ہو گئی

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ سلطانِ دو جہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عِیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو جنّت اس کے لیے واجب ہو گئی۔ (معجم کبیر،8/97، حدیث:7487)

www.dawateislami.net

صِرف جُمعہ کا روزہ نہ رکھئے

خصوصیّت کے ساتھ تنہا جمعہ یا صرف ہفتے (یعنی Saturday) کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت نہیں۔ مثلاً 15 شعبانُ المعظم، 27 رَجَبُ المرجب وغیرہ۔ فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جمعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔"

(الترغیب والترہیب، 2/81، حدیث:11)

دس ہزار برس کے روزوں کے برابر

سرکارِ اعلٰی حضرت امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: روزۂ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ (یعنی جمعرات کا) یا شنبہ (یعنی ہفتے کا روزہ) بھی شامل ہو، مَرْوِی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، 10/653)

جُمعہ کا روزہ کب مکروہ ہے؟

جمعہ کا روزہ ہر صورت میں مکروہ نہیں، مکروہ صِرف اِسی صورت میں ہے جبکہ کوئی خصوصِیت کے ساتھ جمعہ کا روزہ رکھے۔ چنانچہ جمعہ کا روزہ کب مکروہ ہے؟ اِس سلسلے میں فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ) جلد 10 صفحہ 559 سے سُوال جواب ملاحظہ ہوں، **سُوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلے میں کہ جمعہ کا روزۂ نفل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا: جمعہ عیدُ المُؤمنین (یعنی مسلمانوں کی عید) ہے روزہ رکھنا اِس دن میں مکروہ ہے اور بَاِصْرار بعد دوپَہَر کے روزہ تڑوادیا۔۔۔ **جواب:** جمعہ کا روزہ خاص اِس نیت سے کہ آج جمعہ ہے اِس کا روزہ بِالتَّخصیص (یعنی خصوصیّت کے ساتھ) چاہئے مکروہ ہے مگر نہ وہ کراہت کہ توڑنا لازِم ہوا اور اگر خاص بہ نیّتِ تخصیص (یعنی خصوصیت) نہ تھی تو اَصلاً

www.dawateislami.net

(یعنی بالکل) کراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شخص کو اگر نیّتِ مکروہہ پر اِطلاع نہ تھی جب تو اعتراض ہی سِرے سے حَماقت ہوا، اور روزہ توڑ دینا شَرع پر سخت جُرأت، اور اگر اِطلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تڑوانا، اور وہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اختیار نفل روزے میں والدین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تڑوانے والا دونوں گنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازِم ہے کفّارہ اَصلاً (بالکل) نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

مَدَنی حُلیہ دیکھ کر مُتأثر ہو گئے

جمعہ کے دن مختلف نیکیوں کا ثواب کمانے کی حِرص بڑھانے، دُرود و سلام کی کثرت فرمانے کا جَذبہ پانے کیلئے ”دعوتِ اسلامی“ کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ”مدنی بہار“ پیش کی جاتی ہے: چنانچہ ڈہر کی (ضلع گھوٹکی، سندھ) کے اسلامی بھائی دینی ماحول میں آنے سے پہلے آوارگی اور گرل فرینڈز کے چکر میں مبتلا تھے۔ دن دیکھتے نہ رات! ساؤنڈ سسٹم پر اونچی آواز سے خوب گانے سنتے۔ گھر والے سمجھاتے لیکن یہ ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیا کرتے۔ ایک دن کسی جگہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نعت شریف پڑھنے کی آواز سنی جو اِن کو بہت پسند آئی، یہ آواز کے رُخ پر چلتے چلتے محفلِ نعت میں پہنچ گئے جہاں سفید لباس، سر پر عمامہ شریف اوپر سفید چادر اوڑھے، زُلفوں اور داڑھی والے نعت خواں نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ ان کے دل پر چوٹ لگی کہ میری بھی کیا زندگی ہے! زندگی کا لُطف تو یہ لوگ اٹھا رہے ہیں جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں ان کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اس محفلِ نعت میں بیٹھے بیٹھے انہوں نے نماز پڑھنے کی پکی نیّت کی اور پڑھنی بھی شروع کر دی۔ پھر ان کے کسی جاننے والے نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے رَمضانُ المبارَک کے اعتکاف

www.dawateislami.net

میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی، یہ توپہلے ہی سے دعوتِ اسلامی والوں کے شیدائی تھے، فوراً راضی ہوگئے۔ اعتکاف میں ایک کلام پڑھا گیا" کاش کے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا" جسے سن کر ان پر رِقّت طاری ہوگئی، پھر عصر کے بعد فِکْرِ آخرت کے مُتعلِّق بیان ہوا تو ان کے دل میں ہلچل مچ گئی، انہوں نے پچھلے گناہوں سے پکّی توبہ کرلی۔ اس کے بعد چہرے پر داڑھی، سر پر زُلفیں اور عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اعتکاف کے بعد اپنے علاقے میں "صدائے مدینہ" لگاتے ہوئے مسلمانوں کو فجر کی نماز کے لئے جگانے لگے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرتے ہوئے ایک حلقے کی ذمہ داری تک بھی پہنچے۔

گیت گانے کی عادت نکل جائے گی، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بے جابک بک کی خصلت بھی ٹَل جائے گی، دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص642)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جُمعہ کو ماں باپ کی قَبْر پر حاضِری کا ثواب

ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوش گوار ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جمعہ کے دن زِیارت کو حاضر ہو، اللہ پاک اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا بَرتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

(معجم اوسط، 4/321، حدیث:6114)

قَبْرِ والِدَین پر "یٰسٓ" پڑھنے کی فضیلت

اپنے رب سے ہم گنہگاروں کو بخشوانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص روزِ جمعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قَبْر کی زِیارت کرے اور اس کے

www.dawateislami.net

پاس یٰسٓ پڑھے بخش دیا جائے گا۔(الکامل فی ضعفاء الرجال،260/6)

تین ہزار مغفِرتیں

رحمتِ کونین، نانائے حسنین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زِیارتِ قَبْر کر کے وہاں یٰسٓ پڑھے، یٰسٓ (شریف) میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ پاک اس کے لئے معفِرت فرمائے گا۔(اتحاف السّادۃ،272/14)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر جمعہ شریف کو فوت شُدہ والدین یا ان میں سے ایک کی قَبْر پر حاضر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یاسین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور تقریباً 3000 حروف ہیں اِن شاءَ اللہ تقریباً تین ہزار مغفرتوں کا ثواب ملے گا۔

جُمعہ کو ”یٰسٓ“ پڑھنے والے کی مغفرت ہو گی

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) یٰسٓ پڑھے اُس کی مغفِرت ہو جائے گی۔(الترغیب والترہیب، 298/1، حدیث:4)

رُوحیں جمع ہوتی ہیں

جمعہ کے دن رُوحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زیارتِ قُبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنّم نہیں بھڑکایا جاتا۔(در مختار، 49/3) سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زِیارتِ (قُبور) کا اَفضل وقت روزِ جمعہ بعد نمازِ صبح ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 523/9)

جُمعہ کو سُوْرَۃُ الْکَہف پڑھنے والے کی مغفِرت ہو گی

صحابی اِبْنِ صحابی حضرتِ عبدُ اللہ اِبْنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو شخص جمعہ کے روز سُوْرَۃُ الکہف پڑھے

اُس کے قَدَم سے آسمان تک نور بلند ہو گا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہو گا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔" (الترغیب والترہیب، 1/298، حدیث:2)

دونوں جُمعہ کے درمیان نور

حضرت ابو سعید رضی اللہُ عنہ سے مَرْوی ہے، حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نور ہے: "جو شخص بروزِ جمعہ سُوْرَۃُ الکھف پڑھے اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہو گا۔" (سنن الکبریٰ للبیہقی، 3/353، حدیث:5996)

کعبے تک نور

ایک روایت میں ہے: "جو سُوْرَۃُ الکھف شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبے تک نور روشن ہو گا۔" (سنن دارمی، 2/546، حدیث:3407)

"سُوْرَۂ حٰمٓ الدُّخان" کی فضیلت

ہم گنہگاروں کو اپنے رب سے جنّت دِلوانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو شخص بروزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھے اس کے لیے اللہ جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (معجم کبیر، 8/264، حدیث:8026) ایک روایت ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ترمذی، 4/407، حدیث:2898)

ستّر ہزار فِرِشتوں کا اِستِغفار

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "جو شخص رات میں سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھے تو صُبْح ہونے تک اس کے لیے ستّر ہزار (70000) فِرِشتے اِستِغفار کریں گے۔" (ترمذی، 4/406، حدیث:2897)

جُمعہ کو فجر سے پہلے اِستغفار کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو شخص جُمعہ کے دِن نَمازِ فجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (ترجمہ: میں اللہ پاک سے مغفرت کا سُوال کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اُسی کی طرف رُجُوع کرتا ہوں۔) پڑھے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سَمُنْدر کی جھاگ سے زِیادہ ہوں۔ (معجم اوسط، 5/ 392، حدیث: 7717)

نمازِ جُمعہ کے بعد

اللہ کریم پارہ 28 سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْكُرُوا اللّٰہَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ (پ28، الجمعۃ:10)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس اُمّید پر کہ فلاح (یعنی کامیابی) پاؤ۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت "تفسیرِ خزائنُ العرفان" صفحہ 1025 پر فرماتے ہیں: اب (یعنی نَمازِ جمعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ مَعاش (روزی روزگار) کے کاموں میں مَشْغول ہو یا طَلَبِ علم یا عِیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زِیارَتِ علما یا اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصِل کرو۔

جُمعہ کے مُستَحبّات

نمازِ جُمعہ کے لئے اَوّل وَقت میں جانا، مِسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل

www.dawateislami.net

اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستحب ہے اور غُسل سنّت ہے۔

(فتاوٰی ہندیہ، 1/149، غنیہ، ص559)

غسلِ جُمعہ کا وقت

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ غسلِ جُمعہ نَماز کیلئے مسنون (یعنی سنّت) ہے نہ کہ جُمعہ کے دن کیلئے۔ لہٰذا جن پر جُمعہ کی نَماز نہیں اُن کیلئے یہ غُسل سنّت نہیں۔ بعض علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ جُمعہ کا غسل نَمازِ جُمعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضو سے جُمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسلِ جُمعہ کا وقت طُلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/334) معلوم ہوا عورت اور مسافِر وغیرہ جن پر جُمعہ واجب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمعہ بھی سنّت نہیں۔

جن پر نَماز فرض ہے مگر کسی شَرعی عُذر کے سبب جُمعہ فرض نہیں، اُن کو جُمعہ کے روز ظہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہو گی۔

غسلِ جُمعہ سنَّتِ غیر مُؤکَّدہ ہے

حضرت علامہ ابنِ عابِدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نمازِ جُمعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائد (یعنی سنّتِ غیر مُؤکَّدہ) سے ہے اِس کے تَرک پر عِتاب (یعنی ملامت) نہیں۔

(ردالمحتار، 1/339)

خطبے میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرت سَمُرہ بن جُندُب رضی اللہُ عنہ سے مَروی ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: حاضر رہو خطبے کے وقت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدَمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر جنَّت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنّت میں داخل ضرور ہو گا۔

www.dawateislami.net

(ابوداؤد، 1/410، حدیث:1108) جنَّت میں پیچھے رہنے سے مراد ہے کہ جنَّت میں داخل ہونے یا جنَّت کے دَرَجات میں پیچھے رہے گا۔

تو جُمعہ کا ثواب نہیں ملے گا

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: جو جمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو کتابیں اُٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اس سے یہ کہے کہ "چُپ رہو" تو اُسے (یعنی "چپ رہو" کہنے والے کو) جمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔

(مسند امام احمد، 1/494، حدیث:2033)

چُپ چاپ خطبہ سُننا فرض ہے

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خطبے کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اَمر بِالْمعروف (یعنی نیکی کا حکم کرنا بھی حرام ہے)، ہاں خطیب اَمر بِالْمعروف کر (یعنی نیکی کا حکم دے) سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پر سُننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبے کی آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رہنا واجب ہے۔ اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اِشارے سے مَنْع کر سکتے ہیں زَبان سے ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/774، حصہ:4۔ در مختار، 3/39)

خطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضِرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں، زَبان سے پڑھنے کی اُس وقت اِجازت نہیں، یونہی صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ذِکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ عنہم زَبان سے کہنے کی اِجازت نہیں۔

(بہارِ شریعت، 1/775، حصہ:4۔ در مختار، 3/40)

خطبۂ نکاح سُننا بھی واجِب ہے

خطبۂ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سُننا بھی واجب ہے مثلاً خطبۂ عیدین و نکاح وغیر ہُما۔
(در مختار، 3/40)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نمازِ جمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شروع کر دینا) واجب ہے اور بَیْع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی (یعنی کوشش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں چھوڑ دینا واجب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ (یعنی ڈر) ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔
(بہارِ شریعت، 1/775، حصہ:4- فتاویٰ ہندیہ، 1/149- درمختار، 3/42)

آج کل علمِ دین سے دُوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا اِرتکاب کرتے ہیں لہٰذا اِلتجا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جمعہ کو خطیب صاحب قبل اَز اذانِ خطبہ منبر پر آنے سے پہلے یہ اعلان فرمائیں:

"بسم اللہ" کے سات حروف کی نسبت سے خطبے کے 7 مَدَنی پھول

❀ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنّم کی طرف پُل بنایا۔" (ترمذی، 2/48، حدیث: 513) اس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنّم میں داخِل ہوں گے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت، حصہ:4، 1/761تا762)

❀ خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنّتِ صَحابہ ہے۔ لہٰذا جو صفوں میں دائیں بائیں بیٹھے

www.dawateislami.net

ہیں وہ خطیب کے منبر کی طرف مُڑ جائیں۔

❀بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: دوزانو (جیسے التحیات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے خطبے میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو (یعنی رانوں) پر ہاتھ رکھے تو اِن شاءَاللہ دو رَکعت کا ثواب ملے گا۔(مِراٰۃالمناجیح،2/338)

❀اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خطبے میں حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ پاک سُن کر دل میں درود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ،8/365)

❀"دُرِّ مختار" میں ہے: خطبے میں کھانا پینا، بات کرنا اگرچِہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔(در مختار،3/39)

❀اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بحالتِ خطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وَہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہو گا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔(فتاوٰی رضویہ،8/333)

❀اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔(فتاوٰی رضویہ،8/334)

وہ دعوتِ اسلامی میں کیسے آئے؟

جمعہ کے فَضائل سے خوب نَفْع اُٹھانے اور منقول قرآنی سورتیں پڑھنے کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے دینی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے۔ آیئے! ایک "مَدَنی بہار" سنئے اور جھومئے: دعوتِ اسلامی میں آنے سے پہلے "واہ

www.dawateislami.net

کینٹ" کے نوجوان اسلامی بھائی بہت سے دوسرے نوجوانوں کی طرح موبائل فون کے رَسیا تھے، اپنے موبائل پر گانے سُنتے، فلمیں دیکھتے، رات کو دیر تک دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتے، تاخیر سے سوتے تو تاخیر سے اُٹھتے، فجر اور باقی نمازیں بھی قضا کردیتے۔ والد صاحب فوت ہوچکے تھے، ماں کے سمجھانے پر سمجھتے نہیں تھے۔ ان کے محلے میں کچھ دعوتِ اسلامی والے رہتے تھے جنہوں نے ان پر اِنفرادی کوشش کی کہ آپ عاشقانِ رسول کی صحبت میں "فیضانِ مدینہ" میں اعتکاف کریں، وہاں پر بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا جس میں نماز کا درست طریقہ، قرآنِ پاک صحیح پڑھنا وغیرہ شامل ہے۔ یوں یہ اپنے شہر کے مدنی مرکز "فیضانِ مدینہ" کے اندر اعتکاف کرنے میں کامیاب ہوگئے، اور جب اعتکاف سے واپس آئے تو اَلحمدُ لِلّٰہ گناہوں سے توبہ کرچکے تھے، نماز پڑھنے لگے اور اپنی والدہ کے فرماں بردار بھی بن گئے، ذیلی مُشاورَت کے نگران کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرنے کی سعادت بھی ملی۔

بھائی گر چاہتے ہو "نمازیں پڑھوں" دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے "آگے بڑھوں" دینی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص644)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جسم کو کمزور کرنے والی چیزیں

اَطِبّا کہتے ہیں یہ چیزیں بدن کو کمزور کرسکتی ہیں: فِکْرو غم زیادہ کرنا، نَہار منہ زیادہ پانی پینا (کبھی کبھار تھوڑا سا پانی پی لینا نقصان دہ نہیں) اور تُرُش (یعنی کھٹّی) چیزیں کثرت سے کھانا۔

(احیاء العلوم مع اِتحاف، 5/686 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

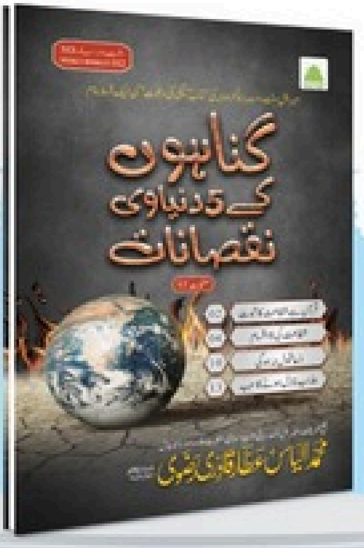

978-969-722-481-4
01082404

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net